Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۶) مطبوعہ ۲۴ جون ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گذشتہ اخبار

ہندوستان میں سررشتہ تار کے قواعد میں عمدہ عمدہ اصلاحیں کیگئی ہیں جو یکم جولائی سے نافذ ہونگیں ۔ مدراس کے سولہ مشنری ۔ بی ۔ ہگنٹر جو سالہ خدمت سرکاری کے بعد فرنگی سادھو بن گئے ۔ ماہ گذشتہ میں ۱۸ ہزار ہندی رنگروٹ وارد ہوئے ان میں سے اکثر تلاش روزی میں ہیں ۔ پچھلے سال کلکتہ میں ۲۴ لاکھ ½ ۱۳ ہزار روپیہ کی بیاریاں غیر ملکوں سے آئیں ۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے ڈفرن فنڈ کی شاخ پنجاب میں پانچ ہزار روپیہ دیا ۔ ہندوستانی افواج کے تبادلہ کی فہرست بہت جلد شائع ہونیوالی ہے ۔ کلکتہ میں ایک صاحب بہادر کو خاص سڑک پر تیز بائیسکل چلانے کی علت میں دس روپیہ جرمانہ ہوا ۔ لاہور سینٹرل ٹریننگ کالج میں تیرنے کے لئے تالاب بنانے اور جمناسٹک کے آلات منگوانے کے لئے ۲۲۰۷ روپیہ گورنمنٹ پنجاب نے منظور کیا ہے ۔ روس میں ایک کروڑ ۸۰ لاکھ بچے چھ اور چودہ سال کی عمر کے درمیان ہیں جنکو کسی قسم کی تعلیم نہیں دیجاتی ۔ ملکہ معظمہ کا جشن سالگرہ لندن میں آج ۲۴ جون کو منایا جاویگا اور بیرونی علاقوں میں ۹ نومبر کو ۔ ایسٹ انڈین ریلوے کی ڈاک اور مسافر گاڑیوں کے لئے انگلستان میں جدید انجن بن رہے ہیں ان انجنوں کی رفتار اعلے درجہ کی ہوگی ۔ مہاراجہ ہلکر اور

خاندان کی رانیوں نے جاپان کی بیوگان اور یتیموں کی امداد کا فنڈ کھولا ہے ۔ ٹائمز راوی ہے کہ پورٹ آرتھر میں کوئلہ کا ذخیرہ بہت کم رہ گیا ہے اور اسقدر کافی نہیں ہے کہ اگر سمندر کا راستہ کھلا ہوا بھی ہو تو جنگی جہاز باہر جاسکے ۔ مہاراجہ میسور کے جدید محل میں ایک کمرہ برہمی طرز پر تعمیر ہوا ہے جسکی آراستگی کے لئے برہما کا ایک کاریگر معہ مددگاروں کے بلایا گیا ہے ۔ مسٹر جارج ڈینٹی معہ ڈاکٹر وہائٹ چیف انجنیر گنڈک ڈویژن دریائے بھاگمتی کا منبع دریافت کرنیکے لئے نیپال کے علاقہ میں گئے ہوئے ہیں اس دریا کا منبع دریافت کرکے گورنمنٹ کی خدمت میں رپورٹ پیش کرینگے ۔ نامہ بر کبوتر ۔ جنرل اسٹوئسل نے کہ جو روسی فوج کے ساتھ پورٹ آرتھر میں محصور ہیں نامہ بر کبوتروں کے ذریعے نیوچوانگ اور پورٹ آرتھر کے درمیان کی خبریں لینے اور دینے کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے ۔ چینی فوج ۔ سرحد منچوریا پر چینی فوج میں ہل چل ہو جانے سے سینٹ پیٹرز برگ میں فکر بڑھتا جاتا ہے خوف یہ ہے کہ چینی جنرل اپنی ماتحت فوج پر قابو نہیں رکھ سکیگا اس لئے کہیں وہ چینی فوج روسی فوج پر حملہ نہ کردے ۔ جاپانیوں نے چار چینی جہاز پکڑے جن میں چاول اور آٹا بھرا ہوا تھا اور پورٹ آرتھر کی طرف جارہے تھے ۔ ایک جاپانی جہاز دہانہ پورٹ آرتھر میں سرنگیں گاڑ رہا تھا کہ ایک سرنگ جہاز میں پھٹ گئی ۱۹ ہلاک ہوئے اور ۹ مجروح ۔ ڈالنی ۔ جاپانی جنگی جہازوں نے ڈالنی کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنالیا ہے ڈالنی اور پورٹ آرتھر کے درمیان عنقریب

کئی روز تک گولہ باری کی آوازیں آتی رہیں ۔ جنسان میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں روسی وہاں حملہ نہ کردیں اس لئے وہاں کے باشندوں نے اپنی عورتوں اور بچوں کو محفوظ جگہوں میں بھیجدیا ہے ۔ جنسان سے شمال میں بارہ میل کے فاصلے پر جاپانی اور روسی فوج کے درمیان دو ایک دفعہ مٹ بھیڑ ہو چکی ہے جاپانیوں نے کمینگاہ میں بیٹھکر کاسکوں کی ایک جماعت پر حملہ کیا اور ۷ کاسک مار ڈالے ۔ سینٹ پیٹرز برگ میں افواہ ہے کہ سلطان المعظم نے معاملات مقدونیہ کے متعلق ایک خاص مراسلہ زار روس کو لکھا ہے ۔ مہم تبت کے ۱۴۰ مجروحین جو ہسپتال نوتہ میں تھے ۱۲۸ کو تو آرام ہوگیا ہے بیس جانبر نہو سکے ۔ پایہ تخت روس سے خبر آئی ہے کہ جنرل کروپٹکن معہ سٹاف کے ریل میں سوار ہو کر ہیچنگ اور تاشیچو کے مابین لیاؤیانگ سے ۶ میل جنوب میں کسی مقام کو گیا ہے ۔ مہم تبت پر راتوں کو حملے کرتے ہیں اہل تبت کا جوش ترقی پر ہے شاید نئی قسم کی رفلیں ہاتھ لگ گئی ہیں ۔ پشاور میں ایک پٹھان نے ایک پولیس مین کے چھرا بھونک دیا وجہ معلوم نہیں کہ وہ پٹھان اس جرم پر کیوں کر آمادہ ہوا ۔ اس سال کئی جگہوں پر کیمپ آف ایکسرسائز ہونگے ۔ سلطان ٹرکی نے معاملات مقدونیہ کی بابت ایک خط زار روس کو لکھا ہے ۔ کلکتہ میں ایک کابلی نے اپنی کسبی بیوی کو دروازہ سے جھانکنے کے قصور پر ہلاک کرڈالا ہے ۔ لاہور میں ویٹرنیری کالج کے متعلق ایک ہسپتال کتوں کے علاج کے لئے بھی جاری ہوگا ۔

ایڈیٹوریل نوٹس

حقیقی دینداری

انجیل میں دو قسم کی باتیں یا احکام ہیں ایک وہ جو غیر مسیحیوں کے لئے ضروری ہیں سو یہہ ہیکہ "پہلے تم خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈھو" (متی ۶: ۳۳) یعنی بہشت کو اور اُسکے وسیلہ کو جس سے بہشت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں کہ خدا کی اُس راستبازی کو جو مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئی ہی (اور جو مقابل میں ہی اپنی راستبازی کے جو آدم کے ذریعہ ظہور میں آئی) قبول کریں جسسے بہشت نصیب ہوتا ہی اور یہی خدا کو پسند ہی اور یہی اسکی مرضی ہی (متی ۱۷: ۵- یوحنا ۶: ۴۰) دوسرے وہ احکام اور باتیں جو مسیحیوں سے تعلق ہیں اور جنکے مخاطب صرف مسیحی ہیں اور وہ یہہ ہی جسکا ذکر پولس رسول نے یعقوب ۱: ۲۷ میں کیا ہی کہ "وہ دینداری جو خدا اور باپ کے آگے پاک اور بے عیب ہی سو یہی ہی کہ یتیموں اور بیواؤں کی مصیبت کے وقت اُنکی خبرگیری کرنی اور آپکو دنیا سے بیداغ بچا رکھنا"۔

وہ دینداری جو غیر قوموں سے مطلوب ہی وہ دین ہی جو مذہب کا پہلا اور ضروری قدم ہی۔ دوسری وہ دینداری جو مسیحیوں سے مطلوب ہی جنہوں نے اِس پہلے زینہ پر قدم رکھہ لیا ہی۔ یہی دینداری (یعنی دین کو قائم رکھنا۔ یہی اصل یونانی لفظ کے معنی ہیں جو اُس دوسرے لفظ سے متفرق ہی جس کے معنی دینداری ہی جو مذہب کی باتوں پر حاوی ہی۔ یہہ دونوں قسموں کی دینداری آپسمیں لازم و ملزوم ہیں) ایک قیاسی ہی دوسری عملی۔ ایک انسان کے عقیدہ سے اور دوسری اُسکے عمل سے علاقہ رکھتی ہی۔ ایک انسان کے حواس خمسہ باطنی سے اور دوسری حواس خمسہ ظاہری سے تعلق ہی۔ یا ایک امر یقینی ہی اور دوسری اسکا ثبوت۔

اِس آیت کے الفاظ اور اسکی ترتیب پر غور کرو۔ اس آیت میں ہم دینداری کی تعریف میں جوڑا جوڑا الفاظ پاتے ہیں یعنی۔ خدا اور باپ۔ پاک اور بے عیب۔ یتیموں اور بیواؤں کی اُنکی مصیبت میں خبرگیری کرنی اور اپنے آپکو اس دنیا سے بے داغ بچا رکھنا۔ پہلا جوڑا مسیحی کا خدا کے ساتھہ طبعی اور روحانی تعلق ظاہر کرتا ہی یعنی وہ اُنکا خالق اور پرورش کنندہ ہی (روحانی معنوں میں)۔ دوسرا جوڑا اس طبعی اور روحانی حالت کا بیان ہی۔ اور تیسرا جوڑا پہلے اور دوسرے جوڑے کے متعلق بہ ترتیب لف و نشر غیر مرتب واقع ہوا ہی اور یہہ جتلاتا ہی کہ یتیم اور بیوائیں اور آسودہ حال سب ایک ہی باپ کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور وے سب آپسمیں بھائی بہن ہیں اور اُنکو خدا اور انسان ہر دو کا فرض ادا کرنا چاہیے۔ اور اس فرض کی ادائیگی میں ہر ایک فرد خود اور دیگر افراد جو مصیبت زدہ ہیں شامل ہیں۔ دوسرا جوڑا پہلے جوڑے سے بہ ترتیب لف و نشر مرتب واقع ہوا ہی اور جو ایک طرف تو خدا کی ذات اور عمل سے متعلق ہی اور دوسری طرف مسیحی کے عقیدہ اور عمل سے متعلق ہی۔

یہہ دینداری مسیحی کی ایسی زندگی ہی جو اِس دنیا میں ہونی چاہیے اور جسکا پاک اور بے عیب ہونا ضروری ہی جو اس پوشاک کی جو ہمنے مسیح کی راستبازی سے کہ ایمان کے ذریعہ حاصل کی ہی (رومی ۵: ۱ متی ۲۲: ۱۱ و ۱۲) بڑی خبرداری کرنی چاہیے تا ایسا نہ ہو کہ دنیا کی آلودگی سے وہ آلودہ ہو جاوے اور ہم ویسے کے ویسے ہی ننگے پائے جاویں۔

شطرنج کا کھلاڑی

"ایک زمانہ گذرا ہی کہ مسٹر پال مورفے صاحب شطرنج کھیلنے میں اپنا ثانی نہ رکھتے۔ ایک دن کا ذکر ہی کہ ایک دوست اسکے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا۔ کہ میرے گھر چلو اور میں تمکو ایک بیش قیمت تصویر دکھاؤنگا جو میں نے خریدی ہی۔ اُس تصویر کا نام شطرنج کا کھلاڑی تھا اسمیں شیطان ایک جوان آدمی کے ساتھہ اُس کی جان کی بازی لگائے ہوئے بیٹھا کھیل رہا تھا۔ کھیل خاتمہ پر آگئی تھی اور اُس جوان کی چال تھی۔ مگر وہ ایسی جگہ پھنس گیا تھا کہ جدھر چلے اُدھر ہی سے مات ہو جاوے۔ اور اُس تصویر میں جوان کی تصویر بھی ایسی کھینچی ہوئی تھی کہ گویا اُسوقت وہ مایوس اور حیران تھا۔ مورفے صاحب نے اُس تصویر کو تھوڑی دیر تک غور سے دیکھا۔ اور چونکہ وہ مصور کی بہ نسبت (جسنے اُس تصویر کو کھینچا تھا) کہیں عمدہ شطرنج کھیلنی جانتا تھا اُس نے دوسری شطرنج اور مہرے منگوائے اور اُنکو بعینہ لگا کر بولا "میں جوان کے بدلے کھیلتا ہوں اور مہرہ چلونگا وہ ایسی چال چلا کہ وہ جوان بچ گیا۔ (مخزن)"

یہہ مسیحی زندگی کی چال ہی۔ جس میں بعض اوقات شیطان ہمپر قریباً غالب ہونیوالا ہوتا ہی مگر جب مسیح ہماری طرف سے ہو کر آزمائش کی شطرنج پر مہرہ چلتا ہی تو وہ جیت جاتا ہی کیونکہ وہ بڑا دانا اور ہوشیار ہی اور ہم یوں بچ جاتے ہیں وہ شیطان پر فتح پاتا ہی اور ہم اپنی جان ہارنے سے بچ جاتے ہیں۔ کاشکہ خداوند مسیح ہماری زندگی میں ہمارا ساتھی اور مددگار ہو!

مسٹر دولو نکا واقف سیشن نے اپنا نام نہیں لکھا جبتک نام نہیں بھیجتے اُنکا مضمون نہیں چھپ سکتا۔

مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

(۹۴) سوال

تب اُس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لئے اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا تب اُس نے اُن سے کہا کہ میرا دل نہایت غمگین ہو بلکہ میری موت کی سی حالت ہو۔۔۔اور کچھ آگے بڑھکے مُنہ کے بل گرا اور دُعا مانگتے ہوئے کہا کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ مجھ سے گذر جائے (متی ۲۶: ۳۷-۳۹) ؛

(محقق) دیکھئے عیسیٰ ایک معمولی آدمی تھا اگر خدا کا بیٹا اور تینوں زمانوں کے جاننے والا اور عالم شخص ہوتا تو ایسی بیجا حرکت نہ کرتا ؛

(رہبر) انسانیت کے لحاظ سے بیشک خداوند یسوع ایک معمولی آدمی تھا۔ اُس کا عورت سے پیدا ہونا۔ کھانا پینا۔ دعا مانگنا۔ اور مارا جانا وغیرہ ثابت کرتے ہیں کہ حقیقی انسان تھا۔ اسی سلسلہ میں اُس کا غیب کی باتوں سے ناواقف ہونا ہی۔ اور چونکہ انسان تھا اسلئے اُس غضب ناک موت کی تکلیف سے غمگین اور بے قرار ہوکر اُس پیالے کے ٹل سکنے کے امکان کا سوال خدا باپ سے کیا کیونکہ انسانیت یہہ حالت دیکھکر چاہتی تھی کہ اگر ہو سکے تو وہ دکھ اور موت کا پیالہ ٹل جائے۔ یعنے اگر انسان کسی اور طرح نجات پا سکتا ہو تو یہہ موت کا پیالہ مجھ سے دور کیا جاوے (آیت ۴۲) ورنہ نہیں۔ لہذا ایسی دعا مانگنا کوئی بیجا حرکت نہ تھی۔ اور یاد رکھئے کہ غیب کی باتیں۔ اسرار غیبی دنیوی علم سے جانے نہیں جاتے۔ پنڈت جی یونہی بکتے گئے کہ وہ عالم شخص نہیں تھا۔ کیونکہ یہہ تو محض انسانیت کی حالت کا بیان ہی۔ مگر

علاوہ اس کے یہہ بھی جاننا چاہئے کہ خداوند جانتا تھا کہ خدا کے نبی اُس کے ضرور مارے جانے کی خبر دے گئے تھے (لوقا ۲۴: ۲۵-۲۷) اور وہ آپ بھی اپنی آمد کی اس غرض کو جانتا اور بیان کرتا تھا۔ (متی ۲۰: ۲۸) اور یہہ بھی پہلے ہی سے جتا دیا تھا کہ تیسرے دن مُردوں میں سے زندہ ہو جاؤنگا۔ (متی ۲۰: ۱۹) اور اپنے آسمان پر عروج کرنے اور پھر آنے کی بابت بھی آگاہ کر دیا تھا (متی ۲۶: ۶۴)

اِن باتوں سے صاف صاف ثابت ہی کہ مسیح ابن اللہ تینوں زمانوں کا عالم تھا مگر اُسکی انسانیت بجائے خود عالم نہیں تھی بلکہ معمولی تھی جیسا اوپر بیان ہوا مگر یہہ کہ اُس نے محض انسانیت کی طاقت اور علمیت کی جو حالت دکھلائی تھی اُسمیں اُنکے لئے جو محض انسان ہیں بڑا بھاری سبق دیا ہی۔ یعنے اُنکو رضا الٰہی پر راضی رہنا عملی طور پر سکھلایا گیا ہی۔ اپنی اپنی مرضی پر چلنے میں انسان کے نقصان اور ناکامیابی کا بڑا اندیشہ ہی کیونکہ ہم نہ علم غیب رکھتے ہیں نہ قدرت مُطلق۔ اس لئے خداوند عالم الغیب اور قادر مطلق پر ہی بھروسہ رکھنا اور اُس کی مرضی پر چلنا سب سے محفوظ حالت ہی؛

(محقق) اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ دھوکے کی ٹٹی کر جیسے خدا کا بیٹا ماضی اور مستقبل کا جاننے والا اور گناہ معاف کرنے والا ہی اُس نے خود یا اُس کے شاگردوں نے کھڑی کی ہی؛

(رہبر) پنڈت جی کے سارے نشانے خطا ہی گئے۔ آپ نے اچھی طرح نہ سوچا کہ ایک معمولی آدمی خدائی کے کام کیونکر کر سکتا تھا اور کیونکر دھوکہ کی ٹٹی کھڑی کر سکتا تھا۔ اور وہ شاگرد جو اسکو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے وہ کیونکر ایسی باتیں ایجاد کر سکتے جو بالکل عام لوگوں میں سے تھے۔ نہیں صاحب اگر وے لوگوں کو دھوکا بھی دینا چاہتے تو بھی نہیں دے سکتے تھے کیونکہ اپنے آپ میں وہ ہیچ اور نالائق تھے اور لوگوں کی نظر میں کمینے تھے۔ سو ضرور اس معاملہ میں سچائی تھی جس نے باوجود دنیا کی سخت مخالفت، کے اُن کو کامیاب کر دیا۔ اور پنڈت جی آپ تو اب بیفائدہ دانت پیستے گئے۔ کیونکہ دنیا اس بات کی قائل ہو گئی ہی کہ گھی اور آٹے کی دھونی لینے اور بیلوں اور بکروں کا لہو بہانے سے گناہ کی معافی نہیں ہو سکتی ہی۔ اور اگر معافی ممکن ہی تو خدا کے فضل سے ممکن ہی جسکا ظہور خدا کا بیٹا یسوع مسیح ہی؛

نیستی سے ہستی کی تعلیم میں مداخلت بیجا

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشان مطبوعہ ۱۲ جون)

بہتر۔ آؤ ہم اقتباس منقولہ ستیارتھ پرکاش کے دوسرے معنے سے معنے کرکے دیکھیں۔

معنی دوم ؛

کہ یہہ سارا عالم نیستی کی حالت اور انسانی علم میں تاریکی سے گھرا ہوا تھا۔ اور پرلے یا نیستی کے آغاز میں بھی انسانی علم میں ایسا ہی ہوتا ہی۔ اُس وقت یہہ عالم نہ تو انسان کے جاننے اور نہ انسانی علم کی دلیل سے سمجھنے۔ اور نہ انسان سے ظاہری علامتوں سے تعبیر ہونے اور نہ انسان کے حواسوں کے ذریعہ جاننے کے قابل تھا۔ صرف انسان اِس عالم کو حال کی صورت سے جانتا ہی۔ انتہیٰ ؛

اگر ہمارے مخاطب کو یہہ معنے پسند ہوں اور آپکو یہہ معنے قائل کرتے ہوں۔ تو پرلے کی حالت

میں محض نیستی (انسانی علم کا ہار ہوئی۔ یعنے پرے کے وقت انسانی علم میں عالم دیدنی کی محض نیستی ہوجاتی ہے۔ ان معانی سے اوّل تو آپ نے وہی ہمارا اصول ہستی کی نسبت قبول کرلیا جسکا ذکر ہم اوپر کرچکے ہیں۔ دوئم آپ نے عالم دیدنی کی نیستی انسانی علم میں پرلے کے وقت خود بخود تسلیم کرلی ہے۔ پھر بھلا اے حق پسند تو مریا آپ انسانی علم میں جیو اور مادے کی موجودگی اور ازلیت کونسے منہہ سے ثابت کیا چاہتے ہیں؟ آپ کے علم میں تو پرے کے وقت کل عالم کی نیستی ثابت ہوچکی اور اب آپ ہمکو جیو اور مادہ پرے کے وقت کہاں سے نکال کر دکھاتے ہیں؟ پیارے دوست آپکا دیانندی فلسفہ سے فریب کھانا صاف عیان ہے۔ کہ آپ عالم کی نیستی محض اپنے علم میں تسلیم کرکے اسی حالت سے ہمکو ہستی دکھلایا چاہتے ہیں یہہ امور ضدین ہیں۔ اور آپکی سلیم عقل کیونکر انکو تسلیم کرتی ہے؟ پس نہ تو آپکو نیستی کی حالت کو ایشوری علم سے نسبت دیکر جیو اور مادے کی ازلیت قائم کرسکتے ہیں اور نہ حالت نیستی کو انسانی علم سے منسوب کرکے جیو اور مادے کے وجود کی ازلیت ثابت کرسکتے ہیں۔ پھر جناب نے کونسی دلیل پر جیو اور مادے کی ازلیت کا مسئلہ تسلیم کرلیا؟ ناظرین آپ اسی متلاشئے حق کو سمجھائیے کہ حق کو قبول کرے۔

ہم دعوے سے آپکو چیلنج دیتے ہیں کہ جیو اور مادے کی ازلیت فرضی من گھڑت ہے کسی دلیل اور ثبوت پر مبنی نہیں بلکہ محض ضد اور تعصب پر قائم ہے۔ اگر آپکو دعوٰی ثبوت پہنچانیکا ہو یا آپ کے ہم مذہبوں کو دعوٰی ثبوت کا ہو تو حق کی خاطر ہم میدان مباحثہ میں آنیکو تیار ہیں بشرطیکہ خدا ہماری مدد کرے۔ اور آپ نور افشاں میں حق کو مد نظر رکھکر اور تہذیب و آداب کا پاس کرکے ہمارے بیانات کی تردید کرتے جائیں اور اپنے پیارے سوامی کے جیو اور مادے کی ہستی پرلے یا نیستی کی حالت میں ثابت کرتے رہیں۔ فیصلہ حق پسند ناظرین کرینگے پر شاید آپ کو فرصت نہ ہو آپ وید کی تلاوت میں مصروف ہوں اور اس پر بھی آپکا ہم پر یہی سوال چلا جائے کہ نیستی کی حالت میں ایشور عالم تھا۔ اور جیو اور مادہ معلوم تھا اور اگر ایسا نہ ہو تو خدا کا عالم ہونا ثابت نہیں ہے۔ تو ہم آپ کی خاطر اب عالم۔ علم۔ معلوم کی گردان بھی کئے دیتے ہیں تاکہ آپ کو اور آپکے سے ہم مذہبوں کو اطمینان ہو وے۔

آپکی دلیل پیش کرنیکی وجہ

معلوم ہوتا ہے کہ جب پادری اوبل صاحب نے آپ کے جیو اور مادے کی نیستی پر حملہ کیا اور آپ ثبوت اثباتی پیش نہ کرسکے تو آپ نے اپنا دامن چھڑانیکی غرض سے پادری صاحب پر الٹا وار کیا تاکہ نیستی سے ہستی کی تعلیم کی کمزوری دکھلا کر اپنے جیو اور مادے کی ازلیت کی تعلیم کو تقویت دیویں لیکن ہم صاف کہتے ہیں کہ آپکو اور آپکے بھائیوں کو ایسا کرنا مناسب نہ تھا۔ اور آپکو جائز نہ تھا کہ عالم۔ علم۔ معلوم کی حجت اسوقت پیش کرتے اس لئے کہ پرے یا نیستی کی حالت میں ایشور کی ہستی کا مسئلہ بھی فرضی طور سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جن پر ایشور کی ہستی ثابت ہوسکتی ہے وے نیستی کی حالت میں مبتلا ہیں۔ پس کوئی نہیں جان سکتا اور نہ ثابت کرتا ہے کہ ہمارے علم میں عالم کی نیستی کی حالت میں ایشور کیا جانتا تھا اور کیا نہیں جانتا تھا۔ پس ایشور کے عالم اور علم اور معلوم کی آڑ میں چھپنا کسی دیانندی بھائی کو جائز نہ تھا۔

باقی آیندہ

راقم ـــــــ

پادری غلام مسیح

از انبالہ

غیرت بے مثال

بہن اور بھائی

اس عجیب رات کے ایک روز بعد شیورانی کو پٹن لال سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اطلین نے اپنی شاگردوں کو چھپے ہوئے کاغذ دیئے تھے جنپر خدا کے کلام کی آیات چھپی ہوئی تھیں۔ جب وہ پڑھانے آتی تھی تو انہی پرسے پڑھاتی تھی۔ اس طور سے شیورانی نے ایک آیت ایسی عمدہ طرح سے یاد کی ہوئی تھی کہ گویا اس کے دل پر کالنقش فی الحجر تھی۔ وہ کاغذ ہاتھ میں لئے ہوئے بیٹھی تھی کہ پٹن لال اسکی طرف آیا۔

پٹن لال نے کاغذ کیطرف دیکھکر پوچھا "یہہ کیا ہے؟"

شیورانی نے جواب دیا "یہہ چند آیات ہیں جو ہماری استانی نے ہمیں دی تھیں"۔

پٹن لال نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور دیکھا کہ جو کچھ شیورانی کہتی ہے ٹھیک ہے۔ پھر اس نے کہا "لیکن جبکہ تم اسے پڑھ نہیں سکتیں تو اس سے تمکو کیا فائدہ؟"

شیورانی نے کہا "بیشک میں پڑھ تو نہیں سکتی لیکن میں اسے اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتی ہوں کیونکہ میں اسکو دیکھ سکتی ہوں۔ علاوہ اس کے جو کچھ اسپر لکھا ہوا ہے انہیں سے میں نے چند الفاظ یاد بھی کئے ہوئے ہیں۔ آپ سنئے۔ جو کچھ میں نے حفظ کیا ہوا ہے آپکو سناتی ہوں۔ یہہ کہکر شیورانی نے وہ الفاظ جو انیس سو سال پیشتر کہے گئے تھے اور تب سے تمام جہان میں گونج رہے ہیں یوں دُہرانے لگی "اے تم سب لوگو جو تھکے ماندے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو مجھ پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا"۔

پٹن لال نے یہہ آیت پہلے بھی کئی مرتبہ پڑھی تھی لیکن اب جو اُس نے اپنی بہن کی صاف اور شیریں آواز میں اُس کے الفاظ کو سنا جو صرف اُس کے لبوں سے نہیں بلکہ دل سے نکلے تھے تو اُس پر بڑی تاثیر ہوئی اور اُسکو اُن الفاظ کی خوبی ایسی محسوس ہوئی کہ اس سے پیشتر کبھی نہوئی تھی چنانچہ وہ شیورانی کے پاس بیٹھکر کہنے لگا کہ "بیشک تمنے یہہ الفاظ حفظ تو کر لئے ہیں اور آسانی دُھرا سکتی ہو لیکن تم انکا مطلب نہیں سمجھ سکتی ہو"۔

شیورانی نے بڑی سرگرمی سے کہا کہ "ان کا مطلب میں کیوں نہیں سمجھ سکتی؟ میں بخوبی سمجھتی ہوں کہ تھکے ماندے ہونا کیا ہے اور آرام حاصل کرنے سے کیا مراد ہے۔ اس میں بھلا کونسی بات ہے جو میری سمجھ میں نہیں آسکتی"؟

پٹن لال نے کہا "بیشک تم اپنی جسمانی تھکاوٹ اور آرام کو تو جانتی ہو لیکن یسوع مسیح نے جو کچھ کہا ہے اُس کا مطلب کچھ اور ہے۔ اب تمہیں صاف معلوم ہونا چاہئے کہ واقعی تم نہیں سمجھتی ہو۔ اگرچہ تم خیال کئے بیٹھی ہو کہ تم خوب سمجھتی ہو لیکن حقیقت میں یہہ الفاظ تمہاری سمجھ میں نہیں آئے"؟

اِس پر شیورانی نے اپنے بھائی کے چہرہ پر نظر کی۔ اُس کی آنکھوں سے پہلے کی طرح یاس و ناامیدی نمایاں تھی بلکہ اُسکی آنکھیں ایسی چمکتی تھیں کہ اُسکی دلی خوشی کا صاف اظہار ہوتا تھا وہ کہنے لگی کہ "کیا جسطرح میں جسم رکھتی ہوں اُسی طرح میرا دل نہیں ہے؟ کیا میں مدتوں تک تھکی ماندی اور غمگین و اداس نہیں رہی ہوں لیکن اب خداوند یسوع مسیح نے آرام و اطمینان عطا فرما کر غم سے آزاد کیا ہے۔ میں تو ان الفاظ کو بخوبی سمجھتی ہوں اور میں خیال کرتی ہوں کہ آپ نہیں سمجھ سکتے"۔

پٹن لال کو جب کبھی اپنی بہن سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا وہ اس کی باتیں سنکر نہایت حیران ہوا۔ شیورانی کا طرز تقریر اُسکی بیوی سے بالکل مختلف تھا۔ پٹن لال شیورانی کی سمجھ و فہمید پر ہی زیادہ تر حیران نہیں تھا بلکہ اُس نے دیکھا کہ وہ یسوع مسیح کی تعلیم پر خوب دل لگاتی ہے اور حتی الوسع اُسے بہاری لال کے پاس جلد واپس بھیجنا مناسب جانا۔

اُس نے اپنے ارادہ سے شیورانی کو مطلق مطلع نہ کیا اور چونکہ دونو بہن بھائی اکیلے بیٹھے تھے اور کوئی تیسرا سننے والا پاس نہ تھا اسواسطے گفتگو جاری رکھنے میں کچھ نقصان کی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ چنانچہ اُس نے پھر کہا "دیکھو بہن تم غلطی کر رہی ہو مینے یسوع مسیح کی نسبت اس قدر سیکھا ہے کہ تمہارے لئے اُسقدر سیکھنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ جس کتاب میں یسوع مسیح کے تمام حالات مندرج ہیں وہ میرے پاس ہے اور مینے اُسے کئی بار پڑھا ہے"۔

شیورانی نے بڑے جوش سے بھر کر کہا "کاشکہ میں بھی اُسے پڑھ سکتی۔ اُس کتاب کی خاطر اور اُسے پڑھنے کے قابل ہونے کے لئے جو کچھ میرا ہے میں سب کا سب دینے کو تیار ہوں۔ کیا آپ کبھی کبھی مجھے وہ کتاب پڑھکر سنایا کرینگے"؟

پٹن لال نے سر ہلا کر کہا کہ "بہاری لال کیا کہیگا؟ جسطرح تم مجھ سے باتیں کرتی ہو اگر اُسیطرح اُس سے بھی کرو تو وہ بہت ناراض ہوگا۔ لیکن تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میرے سوا کسی اور سے کچھ نہیں کہوگی۔ تمنے یہی وعدہ کیا تھا کہ نہیں"؟

شیورانی نے آہستگی سے کہا "ہاں بیشک مینے یہہ وعدہ کیا ہوا ہے"۔ پھر نہایت غمزدگی سے کہنے لگی "میں بیچاری کیا کر سکتی ہوں؟ میں جو کچھ چاہتی ہوں کر نہیں سکتی۔ جو کچھ چاہتی ہوں سیکھ نہیں سکتی۔ جو بات خیال میں آوے اِس کا اظہار نہیں کر سکتی۔ صرف اس قدر میرے اختیار کی بات ہے کہ جو چاہوں سوچ سکتی ہوں کیونکہ میرے دلی خیالات سے کوئی آگاہ نہیں ہے جب میری بھاوجہ دودھ گھی۔ آٹے دال۔ روپیہ پیسہ اور کپڑے وغیرہ کے ذکر اذکار میں مشغول ہوا کرتی ہیں میں بیٹھکر یسوع مسیح کے کلام پر غور و فکر اور سوچ بچار کیا کرونگی کیونکہ اس کا کلام میرے دل پر نقش ہے اور کوئی اُسے وہاں سے محو نہیں کر سکتا"۔

اس پر پٹن لال خاموش رہا اور دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ "کیا میں شیورانی کو بتلادوں کہ میں بھی یسوع مسیح کے کلام کو سچ سمجھتا ہوں اور یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہوں اور اُس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں؟ ممکن ہے کہ اس سے اُسے کچھ اطمینان اور تسکین حاصل ہو اور کسی طرح سے نقصان نہ پہنچے"۔ پھر اُسے خیال آیا کہ "عورت پر کون بھروسہ کر سکتا ہے؟ اگرچہ شیورانی کا دیگر عورتوں کا سا حال نہیں ہے تو بھی کیا تعجب ہے کہ کسی دن باتوں ہی باتوں میں تمام باتیں جو میں اُسے اب کہوں اوروں سے بیان کردے"۔ پس پٹن لال اسی قسم کے خیالات کی وجہ سے خاموش رہا اور دونوں بہن بھائی جو دلی حالت کے لحاظ سے بالکل ایک تھے ایک دوسرے سے ظاہر میں الگ رہے۔

اسی شام کو پٹن لال نے اپنے بھائی بہاری لال کو یوں لکھا کہ "اس شہر میں طاعون کا بہت زور ہے میرے خیال میں آپ شیورانی کو جسقدر جلدی ہو اپنے پاس بلالیویں بہتر ہوگا میں اپنی اہلیہ کو اُس کے والدین کے پاس بھیجدونگا اور کم سے کم یہہ دونوں تو محفوظ ہو جاوینگی"۔

باقی آئندہ

سوچنے کا علم

"لیکن یہہ تو بڑا اچھا تمسخر تھا"

"میرے والد نے مجھے کہا کہ یہہ تو خطرناک تمسخر تھا۔ کیونکہ ہو سکتا تھا کہ تم اس کو چا کے ساتھہ ہی نگل جاتے۔ ہمکو ٹھٹھا مسخری میں بڑی خبرداری کرنی چاہئیے کیونکہ اکثر اوقات اس سے بڑے افسوسناک واقعات ظہور میں آئے ہیں۔ اچھا میں کہتا ہوں کہ تم فوراً معلوم کرلوگے کہ فلان شے سخت ہی یا نرم۔ ہلکی ہی یا بھاری۔ کھردری ہی یا ہموار۔ گیلی یا خشک۔ بھری ہوئی یا خالی۔ سیدھی ہی یا ٹیڑھی۔ چھوٹی ہی یا لمبی۔ شیرین ہی یا تلخ۔ ملایم ہی یا کرخت۔ پتلی ہی یا موٹی۔ اور ان تمام خواص کو تم سمجھ بھی لوگے اگرچہ انہیں سے بعض کو مشرح بیان کرنیمیں دقت بھی معلوم پڑے۔ مگر میں دلیری سے یہہ کہہ سکتا ہوں کہ اور بہت سی باتیں ہیں جنکی بابت تم بہت تھوڑا جانتے ہو"۔

"وہ کیا ہیں؟ ازراہ مہربانی انہیں سے چند ایک کا بیان کیجئے"۔

"انکی بابت ہم پھر کسی وقت ذکر کرینگے مگر فی الحال میں صرف ایک مثال دیتا ہوں۔ یعنی کہ غالب مصری کی ڈلی ٹھوس اور سخت اور سفید اور میٹھی اور چمکیلی اور جلدی سے ٹوٹ جانے والی ہی۔ نیز یہہ گھل جانے والی ہی۔ اور میں نے تمہیں بتلادیا ہی کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ لیکن جب میں یہہ کہتا ہوں کہ یہہ شفاف اور گداز ہو جانیوالی ہی تو میں تجھے پوچھتا ہوں کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اس سے میری کیا مراد ہی"؟

"بالیقین میں تو نہیں سمجھ سکتا"۔

"شفاف سے مطلب یہہ ہی کہ اس کے اندر سے روشنی نظر آتی ہی جیسے کہ شیشے میں سے نظر آتی ہی جو ایسا شفاف ہی کہ اسمیں سے روشنی گذر سکتی ہی۔ دیکھو چراغ موجود ہی جسکو میں اب دیا سلائی سے جلاتا ہوں اور جب میں مصری کی ڈلی کا ایک سرا اسپر رکھوں تو دیکھنا وہ پگھل جائیگی۔ اب غور کرو کہ وہ شے جو پانی یا کسی سیال شے میں گل جاتی ہی وہ حل ہو جانیوالی ہی مگر وہ جو تپش یا آگ میں پگھل جاتی ہی سو گداز ہو جانیوالی شے ہی"۔

"اوہ۔ میں تو اسکو ہرگز نہ بھولوں گا۔ مگر اب مجھے یہہ خیال آتا ہی کہ کیا آپ مہربانی سے ایک تن کی میز کی بابت کچھ سنادینگے۔ میں نے آج اس پر سوچنے کی کوشش کی تھی اور میں نے معلوم کرلیا کہ یہہ سخت ہی اور اس کے چار پائے ہیں اور کہ اسکا استعمال یہہ ہی کہ وہ کمرے میں پڑی رہے اور اس سے مجھے میرے نقشے اور کتابیں بھی یاد آئیں جنکو میں اکثر اسپر رکھا کرتا ہوں"۔

"مبتدی کے لئے ان باتوں کا سوچنا بہت اچھا ہی۔ جب ہم کسی مضمون پر سوچتے ہیں تو اپنے اس علم سے جو ہمنے حاصل کیا ہی اور اپنے اتمیازات سے جو ہم رکھتے ہیں اور اپنے حافظہ اور وہم سے بہت کچھ مدد حاصل کرسکتے ہیں جب تمکو زیادہ علم ہو جائیگا تو تم زیادہ آزادگی اور وسعت کے ساتھہ سوچ سکوگے"۔

"مگر مہربانی سے مجھے تن کی میز کی بابت کچھ سنادیں۔ ایک میز تو ہمارے سامنے ہی پڑی ہی اور میں بڑا خوش ہونگا اگر آپ اس سے زیادہ بتلاوینگے جو کہ میں نے ابھی اس کی بابت سوچا ہی"۔

"اچھا۔ جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہی ہوگا۔ تن کی میز سخت۔ کثیف۔ ٹھوس۔ ہموار اور جلنے کے قابل ہی۔ اس کے خاص حصے اس کے پائے اور سطح اور کنارے اور گوشے اور چوٹیاں اور دراز ہیں۔ یہہ ایک جگہ سے دوسرے جگہ لیجائی جاسکتی ہی اور پھیلائی جاسکتی ہی اور اکٹھی بھی ہو جاسکتی ہی۔ اور جو چیزیں اسپر رکھی جاتی ہیں انکو وہ ہماری آسایش کے لئے اٹھائے رکھنے کے قابل ہی اور خاصکر ہمارا کھانا اسپر رکھا رہتا ہی اسکے بعد وہ چیزیں ہیں جنسے ہم انس رکھتے ہیں یعنی وہ لوگ جو اسکو بناتے ہیں۔ تن کا درخت انگلستان میں نہیں مگر غرب الہند میں اوگتا ہی اور یہہ وہ جگہ ہی جہاں تند آندھیاں کثرت سے آیا کرتی ہیں یہاں پر اس قدر برق و رعد ظہور میں آتے ہیں کہ دنیا کے کسی اور حصہ میں نہیں ہوتے۔ مجھے ایک تن کے درخت کا خیال آتا ہی جو بڑے خوشنما طور پر لہرا رہا تھا جسکی شاخوں پر چھہ سات طوطے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک اور درخت ایک وقت کا میری نظر میں ہی جو تند ہوا سے ادھر ادھر جھوم رہا تھا اور زمین سے قریباً اکھڑ گیا ہوا تھا"۔

"میں تو ایسے طوفانوں کو پسند نہیں کرتا"۔

"میں بھی دلیری سے یون ہی کہہ سکتا ہوں تن کی لکڑی کی میز کا نظارہ ہمکو اس بات کا ممنون کردیتا ہی کہ انگلستان میں ایسی ایسی آندھیاں نہیں آتی ہیں جیسی کہ اسجگہ ہوتی ہیں جہاں تن کے درخت اُگتے ہیں"۔

"بالکل سچ ہی"۔

"غرب الہند میں اور نیز ہیاںوی براعظم میں چالیس پچاس آدمی اکٹھے ہوکر جنگل میں جاتے ہیں اور ان کے ساتھہ کوئی نہ کوئی شکاری بھی ہوتا ہی شکاری ایک بڑے اونچے درخت پر اور وہاں سے اپنے اردگرد دیکھتا ہی اور جب وہ کسی شاخ کو سرخی مایل زرد پتوں سے پر پاتا ہی تو وہ معلوم کرلیتا ہی کہ وہ تن کا درخت ہی"۔

باقی آئندہ





مراسلات

ریوایول
یعنے
روح القدس کی قدرت کا خاص ظہور

(سلسلہ کے لئے دیکھو ۱۷ جون کا پرچہ)

ہم اس قدر اپنے دنیوی کاموں اور ذاتی فائدوں کے خیالات میں مشغول و معروف رہتے ہیں کہ غفلت ہم پر غالب آجاتی ہے۔ گو خدمت کی اچھی لیاقت موجود ہوتی ہے تاہم بہتیرے مسیحی ناکارے ہوتے ہیں۔ کتنے ہیں جو مثل ایک انجن کے ہیں جسمیں کوئلے۔ لکڑی اور پانی موجود ہیں بلکہ ڈرائیور اور فورمین بھی حاضر ہیں لیکن ابھی تک اسمیں آگ نہیں لگی۔ ایسی حالت میں انجن کسی ایک طرف پڑا رہتا ہے اور کچھ کام نہیں دیتا ہے اسی طرح بہتیرے مسیحی کوئی مفید مطلب کام میں مستعمل نہیں ہوتے۔ جب انجن میں آگ دھدک جاتی ہے تو دیکھو کیسی تبدیلی نظر آتی ہے کوئلہ اور لکڑی لال ہو جاتے ہیں۔ پانی کھولتا ہے۔ بھاپ پیدا ہوتی ہے اور تھوڑی دیر بعد بھاپ بڑے شور سے نکلنے لگتی ہے گویا انجن کہتا ہے مجھے کام دو میں تیار ہوں ؎

ہم مسیحیوں کو بھی آگ کی ضرورت ہے تاکہ ہماری ساری قوتیں کام آویں اور ہم بڑے سرگرمی کے ساتھ مالک کی خدمت ہو ؎

کسی سے چھپا نہیں ہے کہ روح القدس کی قدرت ہم مسیحیوں کے لئے آگ کی مانند ہے جس سے ہم خدمت پر آمادہ ہوتے ہیں۔ یہہ بھی صاف معلوم ہے کہ ریوایول کا معمولی نتیجہ یہہ ہے کہ مسیحی لوگ خدمت پر مستعد ہوتے ہیں ؎

پس جتنے لوگ ریوایول کے آرزومند و مشتاق ہیں روح القدس کے لئے دعا مانگیں ؎

(۴) مسیحیوں میں روحانی شرافت کا ہونا ضروری ہے ؎

مختلف لوگوں اور کلیسیاؤں میں علیحدہ علیحدہ کرہ حیوان پائی جاتی ہیں۔ کہیں جھگڑا اور فساد۔ کہیں محبت اور خیرخواہی۔ کہیں دنیاداری اور جسمانی فکرمندی۔ کہیں دینداری اور دلی اطمینان کہیں شرافت اور کہیں رذالت۔ ایک شخص اور ایک کلیسیا کی صحبت میں ایک قسم کی ہوا پائی جاتی ہے اور دوسرے کی صحبت میں دوسری قسم کی ہوا اسی سے امتیاز ہوتا ہے اور اسی کا اثر پڑتا ہے۔ بعض شخص کی تاثیر اس کے کلام سے اس قدر نہیں ہوتی جسقدر کہ اس کی ہوا اور خو سے ہوتی ہے۔ شریف کی ہوا میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جن کا ذکر گلیتوں ۵: ۲۲ و ۲۵ میں ہے یعنی محبت خوشی۔ سلامتی۔ صبر۔ خیرخواہی۔ نیکی۔ ایمانداری فروتنی اور پرہیزگاری ؎

یہہ روح کے پھل ہیں اور یوں ثابت ہوتا ہے کہ روح القدس سے روحانی شرافت کی ہوا پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً عبرانی۔ سنسکرت لیٹن وغیرہ زبانوں میں روح کے لفظ کے اصلی معنے سانس یا ہوا کے ہیں۔ پس پاکیزہ ہوا کو پیدا کرنا روح القدس کا خاص کام ہے ؎

ہر ایک جانتا ہے کہ ریوایول کے وقت کلیسیا ہی میں بلکہ ایک ایک دل میں ایک نئی قسم کی ہوا پیدا ہوتی ہے۔ تازگی کے دن کے معنی یہی ہیں۔ پس جتنے لوگ ریوایول کے آرزومند و مشتاق ہیں روح القدس کے لئے دعا مانگیں ؎

اگرچہ جنے مان لیا کہ فی الحقیقت روح القدس اور ریوایول میں متذکرہ بالا تعلق ہے تو ہم ریوایول کی حالت کو پیدا کرنے کے لئے وہ طریقہ بہ آسانی سمجھینگے جو کلام میں بتلایا جاتا ہے۔ کلام میں مرقوم ہے کہ روح القدس کی برکت سارے ایمان لانیوالوں کا حق ہے۔ خداوند مسیح اپنے بے مثال طریقہ سے بڑی صفائی کے ساتھ بتلاتا ہے کہ میرے پانے کی شرط یہہ ہے کہ یعنی جب تم برے ہو کر اپنے بیٹوں کو اچھی چیزیں دینا چاہتے ہو تو کتنا زیادہ تمہارا آسمانی باپ انہیں جو اس سے مانگتے ہیں روح القدس نہ دیگا۔ لوقا ۱۱: ۱۵ ؎

چونکہ ریوایول کی تمام اچھی چیزیں روح القدس سے حاصل ہوتی ہیں اور روح کے پانیکی شرط مانگنا ہے لہذا ریوایول کی شرط بھی ہے کہ ہم مانگیں! مانگیں! اور مانگیں! اس سے نیز یہہ ثابت ہوتا ہے کہ تازگی کے دن کے نہ آنے کی خاص وجہ محض یہی ہے کہ ہم مانگتے نہیں ؎

لیکن شاید کوئی کہے کہ مشاہدہ اور تجربہ دونوں اس قول کو باطل ٹھہراتے ہیں کیونکہ ہر ایک دعا میں خواہ خلوتی ہو خواہ جماعتی خواہ خادم الدین کرے خواہ کوئی عام شریک روح کی برکت کے لئے برابر درخواستیں کی جاتی ہیں اور پھر بھی تازگی نہیں آتی۔ البتہ ان میں مانگنے کی ظاہر صورت تو پائی جاتی ہے مگر اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ اس میں حقیقی مانگنا موجود ہے۔ صرف حقیقی طور سے مانگنا ریوایول کی لازمی شرط ہے۔ حقیقی مانگنے میں کئی ایک غور طلب باتیں شامل ہیں ؎

(ا) پانیکی امید۔ یہہ حقیقی مانگنے کی بنیادی شرط ہے۔ جب تک مانگنے کے ساتھ پانیکی امید نہ ہو تب تک مانگنا کوئی مانگنا نہیں ہے۔ اس کے بغیر مانگنا محض بے جان رسم ہے جس بات کے بارے میں پانیکی امید نہ ہو تو خلوتی دعا میں

اِس کا ذکر تک نہ ہوگا اور یہہ یاد رہے کہ جو آرزوئیں خلوتی دعاؤں میں نہیں پائی جاتیں ان کو جماعتی دعاؤں میں پیش کرنا محض ایسا ہی جیسا ٹھنٹھناتا پیتل اور جھنجھناتی جھانجھ - پس حقیقی مانگنے کی مراد اس سے ہے کہ ہم اپنے دلوں کو تحریک دیں اور اپنی قوی امید کے ساتھ خدا کو گویا پا کر لیں اور یقین کریں کہ اس کا ارادہ پورا ہوگا۔

(ب) خود انکاری - روح کی برکت یعنی ریوائیول کی نعمتیں پانیکے لئے ضرور ہے کہ ہماری خواہش یا مرضی خالی از فائدہ ہو - جو چاہتے ہیں مجھے اس غرض سے یہہ برکت ملے کہ دلی اطمینان اور آرام حاصل ہو اور لوگ روح کی قدرت کے اثر مجھ میں دیکھکر میری تعریف کریں تو وہ خطرے کی حالت میں بلکہ شمعون جادوگر کے گناہ میں پھنسا چاہتے ہیں اگر اسپر لعنت بھی نہ آوے تو بھی اس کے لئے پانیکی ذرا بھی امید نہیں ہے۔

جب خداوند مسیح نے اپنے شاگردوں سے روح کے آنے کا وعدہ کیا اعمال ۱: ۸ تب اُس نے صاف ظاہر کر دیا کہ روح کی قوت اوروں کے فائدے کے لئے صرف ہوتی ہے - روح کی برکت پانے میں بشارتی غرض ضرور ہوتی ہے - ساری دنیا میں گواہی دینے کے لئے روح نازل ہوتی ہے نہ کہ کسی شخص یا کلیسیا کی خود غرضی کے مطلبوں کو پورا کرنے کے لئے - روح کے سارے کلام خود غرضی سے مبرا ہیں پس جب تک مانگنے سے خودی دور نہ کیجائے تب تک مانگنا مطلق لاحاصل ہوتا ہے۔

(ج) گناہ کا ترک کرنا - جب تک ہم دانستہ گناہ سے لپٹے رہیں تب تک روح کے لئے عرض کرنی کفر کے ہم پلہ ہے - جس وقت ہم گناہ میں مبتلا ہوں ہم بالضرور روح کے لئے چلا سکتے ہیں بلکہ چلانا واجب ہے لیکن اس حالت میں دعا کی خاص غرض یہہ ہونی چاہئے کہ کاش میں اُس گناہ سے رہائی پاؤں - "اگر میں اپنے دل میں بدی رکھوں تو خدا میری نہ سنیگا" زبور ۶۶: ۱۸ اگر ہم فرداً فرداً یا جماعتی طور پر اپنے میں برائی پاتے اور رہتے ہیں تو تعجب نہیں کہ باوجود ہمارے سارے چلانے کے ریوائیول نہیں ہوتا۔

اب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ریوائیول کے لئے ضروری ہے سو ہم سے ہو سکتا ہے - اسمیں کچھ شک نہیں کہ ہم مانگ سکتے ہیں اور اسمیں بھی شبہ نہیں کہ ہم تحقیقی طور پر مانگ سکتے ہیں البتہ پانیکی امید رکھنی اور خودی کا انکار اور گناہ کے چھوڑنے کا ارادہ کرنا آسان نہیں ہے - ان کاموں کے لئے ایمان کی بڑی ضرورت ہے لیکن یہہ کام سچی ہونے میں متصور ہیں اور اگر ہم سچی ہیں تو ہم یہہ کر سکتے ہیں - اس حالت میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہم سبھوں پر کیسی بھاری ذمہ داری ڈالی گئی ہے - اگر ریوائیول نہ ہو تو جوابدہ ہم ہی ہیں ہم خود ریوائیول کے محتاج ہیں اور کلیسیا کی ترقی اسپر مبنی ہے اور غیر قوموں کا مسیح کے پاس آنا اسی پر موقوف ہے - کیا ہم لاپرواہ رہیں؟ نہیں ہرگز نہیں اب ہم ملکر دعا مانگیں - ہم ایک دوسرے کو اکسا دیں ہم خدا سے برابر عرض کرتے رہیں جب تک کہ خاص خاص برکتیں نہ آویں - جو حکم یسعیاہ نبی کی معرفت سنایا گیا سو ہمارے لئے بالکل برموقع ہے - "تم جو خداوند کا ذکر کرتے ہو چپکے نہ رہو اور جب تک وہ یروسلم کو قائم نہ کرلے اور اسکو دنیا میں ستودہ کر دے اسے چین کرنے نہ دو" (۶۲: ۶، ۷) بلکہ نبی کی طرح ہم ایک ایک خدا سے وعدہ کریں صیحون کی خاطر میں چپ نہ رہوں گا اور یروشلم کی خاطر میں دم نہ لونگا جب تک کہ اسکی راستبازی نور کی مانند نہ چمکے اور اسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہ ہو" (۶۲: ۱)۔

غرض ہم مانگیں (۱) گناہ کی قائلیت (۲) کریکٹر کی تبدیلی (۳) خدمت کے لئے قوت اور سرگرمی اور (۴) روحانی شرافت اور یہہ ہمیں دیا جائیگا - ہم ریوائیول کو ڈھونڈیں اور وہ آویگا ہم تازگی کے دن کے لئے کھٹکھٹائیں اور آسمان کی کھڑکیاں ایسی کھل جائینگی اور اس قدر برکتیں برسینگی کہ ہمارے پاس ان کے لئے جگہ نہ رہیگی کیونکہ ہمارا آسمانی باپ ہمیں جو مانگتے ہیں کتنا زیادہ روح القدس نہ دیگا۔

الراقم

پادری - اے ایچ - یوینگ - الہ آباد -

ایک ہندو لڑکی رکمنی کی داستان

۱- قصہ یہہ واقعی میں سناتا ہوں آپ کو
سچی کہانی ہے جو بتاتا ہوں آپ کو
روح القدس کا کام دکھاتا ہوں آپ کو
حق کا مزا ذرا سا چکھاتا ہوں آپ کو
سننے کا گوش ہوش سے سچی یہہ داستان
مطلق نہیں ہے اسمیں بناوٹ کا کچھ نشان

۲- اک لڑکی جسکی عمر تھی بس آٹھ سال کی
ماں باپ کی پیاری تھی وہ ناز کی پلی
تھی بت پرست قوم سے ہندو کی ذات تھی
سچے خدا کا علم وہ مطلق نہ جانتی تھی

نوٹ ۱ - اس نظم قصہ میں صرف یہہ نام فرضی ہے - باقی حقیقی ہے یہہ واقعہ حال ہی کا ہے - واقفظ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ماں باپ نے سکول میں پڑھنے بٹھا دیا
تعلیم گاہ شن کا رستہ دکھا دیا
۲- سبقوں کو اپنے خوب ہی کرتی تھی روز یاد
استانیوں کے دلکو وہ رکھتی تھی شاد شاد
مس صاحبہ بھی دیتی تھی محنت کی اسکی داد
حق میں دعا ہو اس کے الٰہی کہ شاد باد
انجیل کو وہ پڑھتی نہایت ہی شوق سے
اور کرتی یاد اسکو بڑے جی کے ذوق سے
۴- یہہ ملک بد رسوم نے برباد کر دیا
گھر گھر کو تو ہمات سے دیکھو ہی بھر دیا
چھوٹی عمر کی لڑکیوں کو ہائے بر دیا
اسی برس کے بوڑھے نے گر خوب زر دیا
ماں باپ اندھے ہوگئے معصوم دختر کی
جھٹ پٹ بٹھائی گود میں بڈھے کے بیدھڑک
۵- چھوٹی عمر کی شادی نہایت خراب ہے
بس زندگی کا خاتمہ مثل حباب ہے
بچوں کی شادی کرنا بھلا کیا ثواب ہے
الفت بغیر دولوں کا ملنا عذاب ہے
کیسے غضب کے کام ہیں کرتے یہہ اہل ہند
قسمت کا نام پیچھے ہیں دھرتے یہہ اہل ہند
۶- جب ہوگئی یہہ برس گیارہ کی رکمنی
ماں باپ نے تب ایک جوان سے بیاہ دی
اس روز سے بس اسکی تھی تعلیم چھٹ گئی
منہ دیکھنے سے اپنے وہ اسکول کا رہی
خوں سب ترقیوں کا کیا ہائے باپ نے
جاہل بنا یا بس ہمیں اس ایک پاپ نے
۷- شادی کے بعد ایک برس جب گذر گیا
سسرال نے ارادہ بلانے کا تب کیا
خاوند بھی اس کے لینے کو سسرال آ رہا
ڈولی کا انتظام بھی تھا ساتھ کر لیا

خوشدامن اس سے بولی نہ سمجھوں گی میں ابھی
چھوٹی عمر کی لڑکی ابھی یہہ نہ جائیگی
۸- بولا جوان ایک ضروری ہی کام ہے
اس کے بغیر سارا ہی وہ ناتمام ہے
جبتک نہ جائے یہہ ہمیں کھانا حرام ہے
یہہ ہم سبھوں کو دیوتے کا حکم عام ہے
سب خاندان جائیگا معبود کے حضور
کچھ بھینٹ جا کے دینی ہے ملکر وہاں ضرور
۹- یہہ بات سنکے ماتا بھی لاچار ہوگئی
لڑکی کے بھیجنے کو وہ تیار ہوگئی
اس گفتگو سے رکمنی بیدار ہوگئی
سب سے مقابلہ کو خبردار ہوگئی
بولی یہہ رکمنی کہ میں ہرگز نہ جاؤنگی
بت کے حضور سر کو نہ اپنے جھکاؤنگی
۱۰- جھٹ رکمنی کا ہاتھ جوان نے پکڑ لیا
بیٹھی ہوئی کو ایک ہی جھٹکا سا دیدیا
جور و جبر سے اس کو اٹھا کر کھڑا کیا
ظلم و ستم جب انہوں نے اسپر روا رکھا
دھیڑ تب ایک رکمنی نے اس کے جڑ دیا
ایسا لگا کہ خون بھی منہہ سے ٹپک پڑا
۱۱- غصہ بہت ہی آیا جوان کو تب اس گھڑی
رسی سے اس نے رکمنی کی کمر سے باندھ دی
پوچھا بتادے صاف مجھے اب تو رکمنی
سجدہ میں کیا تو بت کے نہ سر کو جھکائیگی
بولی وہ رو کے جان سے مارو تو مار دو
اس کے سوا کرونگی سبھی مجھکو جو کہو
۱۲- معبود میرا ایک ہی جس کا یسوع ہے نام
اس کے بنا نہ اور سے ہرگز کروں کلام
مکتی کا میرے اس نے کیا کام سب تمام
لونڈی ہوں اسکی سجدہ کروں اسکو میں مدام

بتوں کے سامنے نہ کبھی سر جھکاؤں میں
پربھو یسوع بنا نہ کسی پاس جاؤں میں
۱۳- کھولا درخت سے اسے تب نوجوان نے
ہاتھوں کو اس کے باندھ دیا مہربان نے
کاندھے پہ بھیڑ پھر تو اٹھائی شبان نے
آواز تب اٹھائی بہت ناتوان نے
ماتا میری بچائیو اس شیر سے مجھے
سوگند تجھکو دیتی ہوں معبود کی تجھے
۱۴- آخر اٹھا کے لے گیا وہ بھیڑیا اسے
فاقہ کشی کا دکھہ بھی بہت سا دیا اسے
قابو میں اپنے خوب ہی پھر کر لیا اسے
باہر کبھی نہ گھر سے نکلنے دیا اسے
سجدہ مگر نہ بت کو کیا اس نے واعظا
بتوں کا نام بھی نہ لیا اس نے واعظا

دین اور دنیا یا حکومت اور نبوت

ہمارے خداوند یسوع مسیح نے حکومت کا اختیار اوپر سے بخشا ہوا بتایا۔ اور دینی انتظام کو یہہ کہکے بحال رکھا کہ فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں پس جو کچھ وہ تمہیں کہیں وہ سب عمل میں لاؤ اور مانتے رہو۔ لیکن ان کے سے کام نہ کرو۔ حاکم خواہ کج مزاج ہو اور دینی ہادی اگر گنہگار ہو اور خود عمل نہ کرتا ہو تو بھی دونوں کا اختیار خدا کی طرف سے ہے اور شروع سے حکومت اور نبوت دونوں ساتھ ساتھ کام کرتی چلی آئی ہیں۔ تاہم دونوں میں ایک بڑا فرق اور امتیاز بھی پایا جاتا ہے۔ گویا ایک ہی بدن کے جدا جدا انگ ہیں جو بلحاظ اپنے کام اور ساخت کے بالکل متفرق ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیونکر وہ شخص لڑائی پر جاوے جس کے ہتیار جسمانی نہیں

اور کیونکر وہ اپنے دُشمن کی کھوپری پر مکہ مارے جسکا فرض ہے کہ دہنی گال پر طمانچہ کھاکر بائیں بھی پھیر دیوے اور اپنے دشمنوں کو پیار کرے؟

اب انگریزی قوم کی حکومت خدا کی طرف سے مقرری بات ہے اور نیز دین مسیحی بھی خدا کی طرف سے ہے - بس اگر ایک انگریزی پادری صاحب (اور اُن کے دیکھا دیکھی بعض دفعہ دیسی پادری بھی) حسب الموقعہ حکومت اور دیگر موقعہ پر اپنا دینی فرض ادا کرے یہہ دونوں باتیں ہیں تو بڑی ہوشیاری کی یعنی اِن دونو کاموں پر کاربند ہونا ایک بڑی تیز فہمی اور چستی و چالاکی کا کام ہے - مگر کیا آنکھ وہی کام کر سکتی ہے جو کہ ہاتھہ کرتا ہے کیا ایسی کوشش بے ڈھنگی معلوم نہ ہوگی؟ البتہ کئی ایک بازیگر اپنی آنکھ کی پلکوں سے پیسہ تو اُٹھا لیتے ہیں لیکن ہر ایک شخص یہہ تماشہ دیکھکر سمجھ سکتا ہے کہ زمیں پر سے پیسہ اُٹھا لینا آنکھہ کا خاص کام نہیں ہے بلکہ یہہ ایک انسانی ایجاد کا کرشمہ ہے کیونکہ خداوند مسیح نے صاف فرمایا ہے کہ تم میں ایسا نہ ہوگا - گو ہمارا فرض ہے کہ دینی ہادیوں کے تابع رہیں - تاہم دینی ہادیوں کا بھی فرض ہے کہ دنیاوی حکومت نہ جتائیں - جسطرح دین اور دنیا میں فرق ہے ویسے ہی پدرانہ حکومت اور خداوندنعمت کھلانے میں فرق ہے - غرض تابع رہنا ہمارا فرض اور اختیار نہ جتانا صاحبان اختیار کا فرض ہے - دین میں حکومت تو ہے کیونکہ خدا بے انتظامی کا بانی نہیں اور عقلاً بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ بغیر انتظام کے کچھہ بھی خوبی اور بہتری نہیں ہے ایسے انتظام کا ہونا نہایت ضروری ہے؟

مثلاً اگر ایک پادری صاحب جب کسی سکول کے اہتمام پر مقرر ہو تو لڑکے کیا سمجھتے ہیں کہ اُس کی حلیمی اور فروتنی اور صبر نہایت قیمتی زیورات ہیں جس سے حقیقی انسانیت کی خوبصورتی دو بالا ہوتی ہے بلکہ برعکس اِس کے پادری صاحب کی خوبیاں اُنکی مطلق العنانی کا بہانہ ہو جائینگی؟

اسیطرح مسیحی جماعتوں میں بھی بعض ایسے گنوار آدمی ہوتے ہیں کہ اُنکی نادانی کم سن لڑکوں سے بھی کہیں بڑھکر پائی جاتی ہے اور بہتیرے اشراف بھی نہیں ہوتے اسواسطے بہ لحاظ انتظام وہ قانون یا شریعت جسکا ذکر تمطاؤس اباب ۳ میں انگ انجیل میں موجود ہی ہمیشہ بحال ہے اور اسکا مٹنا آسمان و زمین کے ٹل جانے سے بھی مشکل ہے بس جو حکومت کو ناچیز جانتے اور جلیل القدروں کو بُرا کہتے ہیں اُن کے لئے ربط و ضبط کی ازحد ضرورت ہے؟

لیکن خاص الخاص لوگوں میں جو ایسے کاموں کی پیروی کرنے میں جانفشانی کر رہے ہیں جن کاموں کے مخالف کوئی شریعت نہیں بیجا حکومت و اختیار جتانا مناسب نہیں ہے کیونکہ ویسے لوگ خدا کا خوف رکھتے ہیں اور مقدور بھر ہر ایک انسان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں ایسے اشخاص لعاذر کی مانند مُردوں میں سے جی اُٹھتے ہیں اور اُن پر حکومت کرنا گویا اُن کے ہاتھہ پاؤں کو کفن سے باندھہ رکھنا ہے "تم میں ایسا نہ ہوگا" کے شاید یہی معنے ہیں؟ باقی آئندہ

میر عالم از بٹالہ

انعام

اگر مسیحیوں میں سے کوئی میرے پاس ذیل کے سوال کا جواب بذریعہ ڈاک یکم جولائی ۱۹۰۳ء سے پیشتر روانہ کریگا تو اول نمبر کو ایک انعام جسکی مالیت موازی ۸ر سے زیادہ نہ ہوگا نقد دیا جاویگا - انعام امیدوار کی حسب منشا دیا جاویگا - خوشخطی پر زیادہ لحاظ کیا جاویگا - طالب علموں کو رعایت ہوگی - جواب بائیبل کی تعلیم کے موافق ہو

سوال انعامی - نجات رسان ایمان کے متعلق جو کچھہ جانتے ہو لکھو اور اُس کے کیا نشان ہیں؟ اپنے انعام کا نام بتاؤ؟ فقط

از جانب بتمول واعظ از لوٹھیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

گنجِ ابدیوں

جون ۲۷ - زیادہ دعا مانگکر زبور ۱۲۲: ۶ - ۹

〃 ۲۸ - زیادہ محبت رکھکر زبور ۱۳۷: ۱ - ۶

〃 ۲۹ - برائیوں کی ملامت کرکے یسعیاہ ۶۲: ۱ - ۷

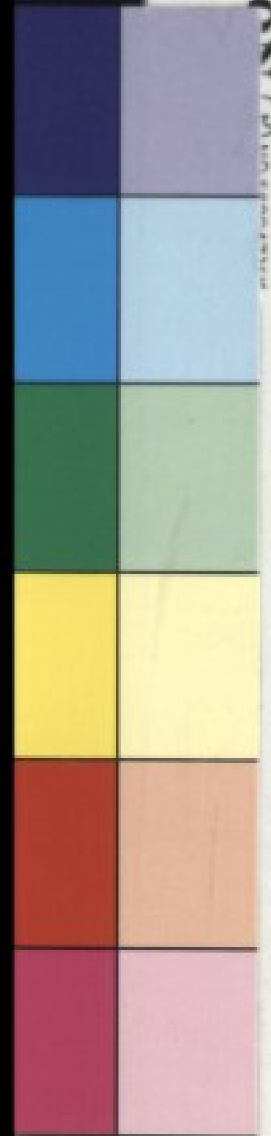
〃 ۳۰ - مسمار کی ہوئی جگہوں کو تعمیر کرکے یسعیاہ ۵۸: ۹ - ۱۲

جولائی ۱ - بڑی امید رکھکر یسعیاہ ۶۶: ۸ - ۱۲

〃 ۲ - مسیح کی حکومت افسیوں ۱۵: ۲۲ - ۲۸

〃 ۳ - ہم اپنے ملک کے فائدہ کے واسطے کیونکر اپنے آپکو مخصوص کر سکتے ہیں؟ رومیوں ۱۲: ۱ - ۲ ا پطرس ۲: ۱۲ - ۱۷

اِس سے پیشتر کہ ہم اپنے آپکو اپنے ملک کی خدمت کے واسطے مخصوص کریں لازم ہے کہ ہم اپنے آپکو خدا کے کام کے واسطے مخصوص کریں پہلے ہم خدا کے حقیقی خادم بنیں بعد میں اپنے ملک کے وفادار خیرخواہ بن سکتے ہیں شاید کوئی کہے کہ میں اپنے ملک کے لئے کیا کر سکتا ہوں میں دولتمند یا رعبدار نہیں ہوں - مان لیا - لیکن بڑا شہر چھوٹی اینٹوں اور پتھروں کا بنا ہوا ہے ہم سب کچھہ نہ کچھہ کر سکتے ہیں - اپنے گاؤں میں اپنے جان پہچانوں میں ہمارا کچھہ نہ کچھہ اثر ہوگا - ہم مسیح کا نمونہ دکھاویں اوروں کو راہ راست



پرے اُسنے کی کوشش کریں۔ خاصکر اپنے دوستوں کو مسیح کی طرف رجوع کریں۔ ہندوستان تو مسیح کا ہو جائیگا۔ لیکن اگر سب مسیحی اپنا اپنا فرض ادا کریں اور اپنے آپکو اپنے ملک کے فایدہ کے لئے مخصوص کریں یہہ ملک بہت جلدی مسیح کی طرف پھریگا۔ ہم خدا پر بھروسہ رکھیں اُسپہ جمع کرکے خود انجیل کی بشارت کا بندوبست کریں۔ ہمارا سارا بھروسہ غیر ملک کے باشندوں پر نہ ہو۔ علاوہ اِن سب کے سرگرمی سے دعا مانگیں ہر بات میں اپنے ملک کے خیرخواہ بنیں اور خدا ضرور کامیابی بخشیگا۔

دیہاتی کرسچن اینڈیور۔ خاتمہ مضمون پادری سکاٹ صاحب یہہ نہایت ہی ضروری ہی کہ ہر ایک ممبر اپنے وعدہ کو یاد کرکے اُسکو پورا کیا کرے اور ہر مہینہ میں جب کہ دوبارہ اپنا عہد مسیح کے ساتھ باندھنے لگا ہی تو ہر ایک کو بیان کرنا چاہئے کہ مسیح کے لئے کیا کام کیا ہی۔ مناسب نہیں کہ ایک بھی سست یا بے پروا یا نالائق شخص پورے ممبر کے درجہ پر رہنے پاوے۔

کرسچن اینڈیور کی ایک خوبی ہی کہ اُس سے پہلے کہ بپتسمہ پاکے کوئی کلیسیا میں شامل ہو اُسکا ممبر بن سکتا ہی اگر نیکنام ہو اور مسیح سے واقف ہو کر اُسکی باتیں سیکھنے اور اُسکی خدمت کرنے کو تیار ہو تو اُسکو شامل کرنا مناسب ہی بشرطیکہ درخواست کرے۔ بلکہ یہہ طریقہ کلیسیا کا بڑا مددگار ہو سکتا ہی کہ اُس سے نہ صرف عیسائیوں کی تعلیم ہوتی اور اُنسے خدمت لی جاتی پر اسبات میں بھی کہ اُس کے وسیلہ سے کئی ایک کلیسیا میں داخل ہونیکے لئے تیار کئے جا سکتے ہیں۔

ولیم سکاٹ ازڈسکہ

کل خط و کتابت پادری۔ ٹی گریہم بیلی ضد آباد سکری بیچ

واقعات و حوادث

سیٹی بجانا دنیا میں سب سے بہتر علاج ہے

اگر بوجہ سوء ہضم و ضعف معدہ آپکی زندگی خراب ہو رہی ہو تو فوراً سیٹی بجانا شروع کیجئے۔ لیکن یہہ سیٹی ایسی نہ بجائے کہ گویا آپ میں دم ہی نہیں ہی اور غمگیں آواز نکلنے بلکہ بشاشی کے ساتھ اسقدر زور سے بجایئے کہ تمام گھر میں آواز گونج اُٹھے اِس امر کا مطلق خوف نہ کیجئے کہ آپ کو کوئی شخص سیٹی بجاتے دیکھ لیگا یا آواز سُن لیگا اگر کوئی سُن بھی لے تو کچھ ہرج نہیں ہی اُن کے لئے بھی مفید ہی۔ آپ کے مرض کا تو مجرب علاج ہونا شروع ہوگا اور دوسرے شخصوں میں بشاشی اور زندہ دلی پیدا ہونا شروع ہوگی۔ ایک عمدہ نعرہ دار بجنے والی سیٹی میں ایک یہہ صفت ہی کہ اُسکے باعث غذا ہضم کرنے والے جزو قدرتی ڈھنگ پر اپنا کام شروع کرتے ہیں اور یہہ بات بازاری ادویات سے کسطرح حاصل نہیں ہو سکتی ہی۔ سوء ہضم و ضعف معدہ کا مرض انسان کو پژمردہ۔ لاغر اور غمگیں صورت بنا دیتا ہی ہر چیز بگڑ گئی جاتی ہی اور اُس کے لئے سیٹی سے بڑھکر کوئی اور شے غم غلط کرنیوالی نہیں ہو سکتی ہی۔ اگر ممکن ہو کھلے ہوا میں نکلجائے اور خوب سیٹی بجایئے۔ اگر باہر جانا ممکن نہو تو گھر میں ایک کھڑکی کھول دیجئے اور اُس کے قریب بیٹھکر خوب زور سے سیٹی بجائے۔ کوئی ایسا راگ چھیڑیئے جس میں آپکو کسقدر زور دینا پڑے بعد سیٹی بجانے کے آپکو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ معدہ کی تھوڑی بہت اصلاح ہو گئی جگر بہت درست ہو چلا اور خون تمام رگوں میں دوڑ رہا ہی۔ دماغ بھی درست رہیگا۔ بدینوجہ کہتا ہوں کہ سیٹی بجانا دنیا میں سب سے بہتر علاج ہی۔

میڈیکل۔ (ہندوستانی)

کوپرہل کالج۔ تنزکار صاحب سیکرٹری آف اسٹیٹ کی بات بالا ہی رہی اور باوجود گورنمنٹ ہند کی کوشش کے کوپرہل کالج برخاست ہوا۔ کالج کی موقوفی سے صرف یہی فائدہ ہمارا نہیں ہوا کہ ساڑھے چار لاکھ روپیہ سالانہ ہندوستان کا بچیگا بلکہ بڑا بھاری فائدہ یہہ ہوا کہ ہندوستانی طلبا کو ایک اور موقع ملازمت صیغہ تعمیرات میں داخلہ کا ملیگا کوپرہل کالج لندن میں انجنیروں کی تعلیم کے لئے جنکی ہندوستانیوں کو ضرورت ہوتی ہی قائم کیا گیا تھا۔ ہندوستان کے خرچہ سے تو کالج تھا مگر ہماری حق تلفی یوں کی جاتی تھی کہ چند سال سے حکم تھا کہ دو سے زائد ہندوستانی کوپرہلس کالج میں ہر سال نہ پڑھیں۔ اب چونکہ صیغہ تعمیرات کے لئے بھی مثل سول سروس امتحان مقابلہ ہوگا لہذا ہندوستانی طلبا مختلف یونیورسٹی ہائے ولایت کو موقع ملیگا کہ مقابلہ میں شریک ہوں اور کامیاب ہوکر ملازمت حاصل کریں۔ امید ہی کہ ضرورت سے زائد انجنیر ولایت سے نہ طلب کئے جاوینگے اور ہندوستان کے پڑھے ہوئے انجنیروں کی ترقی کے لئے میدان وسیع کیا جاویگا۔

(ہندوستانی)

کاسک۔ کاسک لوگ اپنے ساتھ سفر میں اوڑھنا بچھونا نہیں رکھتے۔ وحشیوں کی طرح اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جب زیادہ بھوک معلوم ہوتی ہی۔ تو پرندوں کو کچا چبا جاتے ہیں۔ یا چربی کی بتیاں کھانے لگتے ہیں۔ چمڑے کے بڑے بڑے چغے پہنتے ہیں۔ جن پر بھیڑوں کی کھالوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ یہہ زیادہ تر میدانوں

ہیں رہتے۔ جھونپڑوں میں رہنا پسند نہیں کرتے ایک دن میں ۵۰ میل چل سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مشکل سے گرفتار کئے جاتے ہیں۔ ان کے گھوڑے جاپانیوں کے گھوڑوں سے زیادہ تیز رو نہیں ہوتے لیکن جنگلوں اور پہاڑوں میں انکے گھوڑوں کی رفتار جاپانیوں کے گھوڑوں سے تیز ہوتی ہے اگر دانہ نہ ملے تو یہ لوگ گھوڑوں کو صرف چاول کھلاتے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر بزدل ہوتے اور موت سے بہت ڈرتے ہیں؛

ضرورت

ایجنٹوں کی جو سیالکوٹ۔ بٹالہ میں ہڈی و چمڑے کا کام کرنا جانتے ہوں ضرورت ہے۔ عیسائیوں کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ معقول ہوگی۔ نیز سب ایجنٹ درکار ہیں جو ضلع گجرات کے مختلف گاؤں میں کام کریں تنخواہ شرائط اور دیگر حالات کے لئے مجھ مشتہر سے خط وکتابت ہونی چاہئے؛

المشتہر ایجنٹ جی۔ برکفیلڈ۔ گجرات پنجاب؛

ضرورت

ایک اُستاد کی ضرورت ہے جو پرائمری تک تعلیم انگریزی۔ اردو اور ہندی میں دے سکے۔ درخواست کنندہ اپنی سندوں کی نقل اور تنخواہ جو لینا چاہتا ہو درخواست میں درج کرے۔ درخواست کنندہ کم از کم مڈل پاس ہووے۔ پادری۔ بی ماین۔ پول۔ چھاؤنی کوہاٹ

ضرورت

ایک ہیڈ ماسٹر بی۔ اے۔ یا جونیر ورنیکولر الف۔ اے سنگوہی مشن سکول کے لئے اور ایک سیکنڈ ماسٹر جونیر ورنیکولر یا الف۔ اے۔ جہلم مشن سکول کیلئے درکار ہے مسیحی کو ترجیح دیجائیگی درخواستیں نقل اسناد منیجر صاحب مشن اسکول جہلم کے پاس آنی چاہیے؛

عیسائی ٹھیکیداروں کی ضرورت

جو کہ میں نے مقام راولپنڈی متصل لال کُرتی بازار اپنا بھٹہ کھولا ہے مسلمان ٹھیکیدار جمعہ کے روز کام بند کر دیتے ہیں چونکہ میں عیسائی ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ بجائے جمعہ کے اتوار کو کام بند ہوا کرے۔ نیز عیسائی بھائیوں کو فائدہ پہنچے اور بے کار نہ بیٹھیں۔ جو کوئی عیسائی بھائی عمدہ اینٹ بالو کی بنا سکتا ہو اور راولپنڈی آکر کام کرنا چاہے تو میرے ساتھ بذریعہ خط وکتابت معرفت کسی مشنری صاحب کے جو اسکو جانتا ہو فیصلہ کرلیوے؛

المشتہر

مستری ایم۔ نور احمد۔ یوسف پور
راولپنڈی

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے۔ تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکیمانہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے تقریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے یہ نہیں دیتا۔ جس میں ہندکا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کیلئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسیکو چاہیے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں؛

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر
سہارنپور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ؏ معہ ضمیمہ ؏
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ؏ ؏
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	؏	ے	عـہ
نصف کالم	ے	عـہ	عـہ
پورا کالم	عـہ	عـہ	عـہ
پورا صفحہ	عـہ	عـہ	لعـہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ہر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عـہ
معہ محصول عـہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عـہ

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر و مینیجر نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ دائلی کے اہتمام سے چھپا